Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عاجزی اور انکساری کے واقعات نیز اپنی جماعت کو عجز وانکسار اختیار کرنے کی نصیحت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 05؍جون 2026ء (05؍احسان 1405 ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ خطبے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عجز وانکسار کے واقعات یا نصائح بیان کیے تھے۔ آج بھی اسی حوالے سے کچھ واقعات بیان کروں گا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپؑ کے خلاف دشمنی کرنے میں مشغول رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ مگر جب بھی انہوں نے آپؑ کے آستانے پر دستک دی، آپؑ ننگے پاؤں تشریف لاتے اور سلام کا جواب دے کر پوچھتے کہ آپ اچھے تو ہیں اور اس کے گھر والوں کا پوچھتے اور فرماتے کیسے آئے ہیں؟ پھر وہ جو بھی ضرورت پیش کرتا تو آپ پوچھتے کتنی ضرورت ہے اور ان کی ضرورت سے زیادہ لا کر دیتے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ایک مرتبہ بتایا کہ میراں بخش سودائی ایک مخبوط الحواس شخص تھا اس نے ایک دفعہ حضورؑ کو بڑی مسجد سے آتے ہوئے بڑی بدتمیزی سے بلایا اور پیسے مانگے۔ آپ نے اپنے رومال سے چار یا آٹھ آنے نکال کر اسے دے دیے وہ خوش ہو کر چلا گیا۔ ماسٹر نذیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی اپنے والد کے ہمراہ قادیان حضورؑ کے پاس میں آیا اور حضورؑ کو اطلاع کرائی گئی کہ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب آئے ہیں تو مَیں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ اطلاع ہوتے ہی آپ فوراً تشریف لے آتے اور خود کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے پیش کرتے۔ حضورؑ ایسی سادگی سے

مہمانوں کو ملا کرتے تھے کہ مَیں نے بعض اوقات حضورؑ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ حضورؑ کے ہاتھ میں قلم ہوتی اور بعض اوقات ہم سے ننگے پاؤں ملنے تشریف لے آتے یعنی جس حالت میں اندر تشریف فرما ہیں ویسے ہی آ جاتے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے مسجد مبارک میں بٹھایا اور فرمایا بیٹھو میں کھانا لے کر آتا ہوں۔ پھر چند منٹ بعد خود ایک بڑی پلیٹ میں کھانا لے کر تشریف لائے۔ پھر فرمایا آپ کھائیں میں پانی لاتا ہوں۔ مفتی صاحبؓ کہتے ہیں بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کبھی کھلے کواڑ نہ بیٹھتے تھے۔ یعنی دروازے کو بند کر کے بیٹھتے۔ کہتے ہیں مَیں حضورؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کہتے ابا کنڈا کھول۔ آپؑ فوراً اٹھ کر کھول دیتے۔ ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا حضورؑ بوریے پر بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر آپؑ نے پلنگ اٹھایا اور اندر لے گئے۔ مَیں نے کہا میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپؑ فرمانے لگے بھاری زیادہ ہے۔ آپ سے نہ اٹھے گا۔ اندر پلنگ بچھا کر کہا آپ اس پر بیٹھ جائیں مجھے نیچے آرام ہے۔ مَیں نیچے بیٹھوں گا۔ مجھے پیاس لگی تو کہا میں اندر سے گلاس لاتا ہوں۔ پھر اندر سے شربت کی دو بوتلیں لے آئے جو کسی نے منی پور سے بھیجی تھیں۔ فرمایا: ان بوتلوں کو رکھے ہوئے بہت دن ہو گئے کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو بلا کر پلائیں گے پھر خود پیئیں گے۔ مجھے ایک گلاس بنا کر دیا۔ میں نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں۔ آپؑ نے ایک گھونٹ پیا۔ میں نے شربت کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: ایک بوتل آپ لے لیں اور دوسری بوتل باہر مہمانوں کو پلا دیں۔

ایک دفعہ لاہور سے معززین جن میں ڈاکٹر علامہ اقبال اور سر شہاب الدین وغیرہ بھی شامل تھے حضرت اقدسؑ سے ملاقات کے لیے آئے۔ اس ملاقات کے بارے میں بابو غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ رات کو کھانا کھانے کے بعد جب چارپائیاں تقسیم ہوئیں تو مَیں نے مضبوط اور بڑی چارپائی لے لی مگر چودھری شہاب الدین صاحب نے میری چارپائی پر قبضہ کر لیا۔ حضرت صاحبؑ تشریف لائے۔ ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ ہر شخص نے کہا کہ حضرت مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ جب میرے پاس پہنچے تو مَیں پریشان کھڑا تھا کیونکہ میری چارپائی پر شہاب الدین صاحب قبضہ کر چکے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ ٹھہرو مَیں آپ کے لیے اندر سے چارپائی لاتا ہوں۔ کافی دیر ہو گئی۔ کوئی نہ آیا تو مَیں نے اندر جھانکا تو دیکھا کہ ایک آدمی جلدی جلدی چارپائی بُن رہا ہے اور حضرت صاحبؑ اس کے سر پر دیا لیے بیٹھے ہیں۔ حضور کی یہ حالت دیکھ کر مجھے بہت شرم آئی۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور! دیا مجھے پکڑا دیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اب تو ایک ہی پھیرا باقی ہے۔ حضورؑ کے یہ اخلاق دیکھ کر مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میرے آنسو نکل آئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ بیان کرتے ہیں کہ غالبا ۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی تھی۔ مَیں لیٹ گیا۔ حضرت صاحبؑ ٹہل رہے تھے۔ مَیں جاگا تو دیکھا حضورؑ چارپائی کے نیچے لیٹے ہیں۔ مَیں ادب سے گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ آپؑ نے فرمایا کیوں اُٹھے ہیں۔ عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں، میں اوپر کیسے سوئے رہوں؟ مسکرا کر فرمایا: مَیں تو آپ کا پہرا دے رہا ہوں۔ لڑکے شور کرتے ہیں۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

حضرت منشی امام دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۹۴ء میں مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پہ بیعت کی۔ شام کی نماز میں منشی عبدالعزیز صاحب میرے ساتھ تھے۔ نماز کے بعد منشی صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! ان کی بیعت لے لیں۔ حضورؑ نے فرمایا: اندر آجائیں۔ مَیں اندر بیت الفکر میں اکیلا گیا تو حضورؑ نے چارپائی کے سرہانے کی طرف مجھے بٹھایا اور پائنتی کی طرف خود بیٹھ گئے۔

حضورؑ فرماتے ہیں: میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں: حضورؑ جب کسی سے ملتے تو مسکراتے ہوئے ملتے کہ اس کی ساری کوفت دور ہو جاتی۔ آپؑ کی مسرّت دیکھ کر ہر احمدی محسوس کرتا تھا کہ آپ کی مجلس میں جا کر دل کے سارے غم ڈھل جاتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب کو اس سے زیادہ محبت ہے۔ مجلس میں بعض اوقات آداب مجلس سے لاتعلق لوگ بھی دیر تک اپنی باتیں سناتے رہتے اور حضرت صاحبؑ خاموشی سے سنتے رہتے تھے۔ کبھی کسی کو نہ کہتے کہ بس کرو۔ ایک شخص آپؑ کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت صاحبؑ نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیے۔

ایک شخص جو فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ تھا ہماری مسجد میں آیا۔ لوگوں کو آزادی سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپؑ سے کہا کہ آپ کی مسجد میں ادب نہیں، لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: میرا

مسلک نہیں کہ میں ایسا تندخُو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندے سے ڈرتے ہیں۔ اور مَیں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں تو بُت پرستی کے ردّ کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ مَیں خود بُت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرّہ بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اہل تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخر کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب، عُجب و پندار کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ غضب اُس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں، یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (سورۃ الحجرات: 12) فرماتے ہیں کہ تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہم حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ★...★...★

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔